روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | سوموار ۱۸۔ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ ، یکم وفا ۱۳۷۰ ہش ، یکم جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقدیر کے بنانے میں دعا کام آتی ہے

"دعا کے تعلق کے ساتھ تقدیر کو باندھ دیا گیا۔ اس سے ہمیں یہ حکمت بھی سمجھ آتی ہے کہ تقدیر الٰہی کا دعاؤں سے گہرا ربط ہے۔ اور تقدیر کے بنانے میں دعا کام کرتی ہے۔ پس ایک پہلو جب تک تشنۂ تکمیل ہو اس وقت تک تقدیر جاری نہیں ہوتی۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نفس کی تین قسمیں ہیں۔ امّارہ ۔ لوّامہ ۔ مطمئنّہ ۔ مطمئنّہ کی ایک حالت نفسِ زکیّہ کہلاتی ہے۔ نفسِ زکیّہ بچوں کا نفس ہوتا ہے، جس کو کوئی ہوا نہیں لگی ہوتی ہے اور وہ ہر قسم کے نشیب و فراز سے ناواقف ایک ہموار سطح پر چلتے ہیں۔ نفسِ امّارہ وہ ہے جب کہ دنیا کی ہوا لگتی ہے۔ نفسِ لوّامہ وہ نفس ہے جبکہ ہوش آتا ہے اور لغزشوں کو سوچتا ہے اور کوشش کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے کے لئے دعا کرتا ہے۔ اپنی کمزوریوں سے آگاہ ہوتا ہے اور نفسِ مطمئنّہ وہ ہوتا ہے جبکہ ہر قسم کی بدیوں سے بچنے کی بفضلِ الٰہی قوّت اور طاقت پاتا ہے اور ہر قسم کی آفتوں اور مصیبتوں سے اپنے آپ کو امن میں پاتا ہے اور اس طرح پر ایک برودت اور اطمینان قلب کو حاصل ہوتا ہے کہ کسی قسم کی گھبراہٹ اور اضطراب باقی نہ رہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۸-۲۶۹)

ہمیشہ لقائے باری تعالیٰ کے طالب رہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز

"صاحبِ لقاء کو ایک مرتبہ اور ایک مقام عطا کیا جاتا ہے جو اسے باقی بندوں سے ممتاز کر دیا کرتا ہے۔ لقاء کے دعویدار دنیا میں بہت ہونگے لیکن حقیقت یہ ہے کہ لقاء کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو پھر اگر انسان چھپانا چاہے تو چھپ سکے۔ صاحبِ لقاء وجود میں کچھ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ جو خدا سے تعلق کی علامتیں ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے۔ بخاری کتاب الرقاق سے لی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"خدا نے فرمایا کہ جس نے میرے ولی سے عداوت و دشمنی کی تو میں اسے جنگ کی خبر دیتا ہوں۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا ایسا مقرّب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبّت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبّت کرتا ہوں تو پھر میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔"

اب کوئی ...... کہے گا (خدا کی پناہ) کیسی گستاخی والی بات ہے۔ خدا پاؤں بن جاتا ہے۔ لیکن وہی بات ہے جس کو وصل نصیب ہی نہ ہو اس کو کیا پتہ کہ وصل کیا ہوتا ہے۔ ہجر میں بیٹھے اندھیری راتوں میں جو چاہیں آپ تصوّر کریں۔ یہ تو ایک صاحبِ وصل کی خبر ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بتا رہے ہیں جن سے زیادہ خدا سے کوئی محبّت کرنے والا نہیں تھا۔ جن سے زیادہ خدا کے ادب اور احترام کا کوئی تصوّر بھی نہیں رکھ سکتا۔ آپ کو خدا نے خود بتایا کہ میرا بندہ جب مجھ سے پیار کرنے لگتا ہے تو مجھے دیکھو کہ میں پھر اس کے مقابل پر کتنا جھکتا ہوں۔ یعنی عجز کا مضمون اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ بندہ جب عاجزی میں کمال اختیار کرتا ہے تو پھر محبوب آقا کی عاجزی بھی تو دیکھو کہ وہ کیا رنگ اختیار فرماتا ہے۔ کہتا ہے: میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے۔ اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو ضرور اسے عطا کرتا ہوں۔ اور اگر وہ میری پناہ کا طلبگار ہو تو ضرور اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہوں۔

(بخاری کتاب الرقاق)

پس یہ لقائے باری تعالیٰ جو ہم نے قرآن اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سیکھی اور جن کا عرفان پا کر حضرت بانی

صفحہ ۸ پر

انصار اللہ کے اعلانات

○ مجلس انصار اللہ پاکستان کے سہ ماہی امتحان دوم ۱۹۹۱ء کا نصاب مندرجہ ذیل ہے

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۴ع نصف آخر

۲۔ کتاب لیکچر سیالکوٹ

۳۔ " بنیادی نصاب

ناظمین کرام نوٹ فرمائیں کہ ہر ضلع کی تمام مجالس سے انصار کی شرکت اور نمائندگی ضروری ہے۔ لہٰذا ناظم ضلع کوشش کریں کہ اس امتحان میں کوئی ایک مجلس بھی نمائندگی سے محروم نہ رہے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

○ تمام زعماء و زعماء اعلیٰ کی خدمت میں مرکزی امتحان دوم ۱۹۹۱ء کے پرچے بھجوائے جا چکے ہیں۔ موصول ہوتے ہی تمام انصار میں تقسیم کر دیئے جائیں اور کوئی ناصر ایسا نہ رہے جسے پرچہ نہ ملے۔ پرچے کم ہونے کی صورت میں سادہ کاغذ پر سوال نمبر دیکر پرچہ حل کیا جا سکتا ہے۔ تمام انصار سے انفرادی طور پر درخواست ہے کہ وہ پرچہ موصول ہوتے ہی اسے حل کر کے از خود واپس اپنے زعیم صاحب یا اُن کے نمائندہ کو پہنچائیں۔

حسب فیصلہ شوریٰ انصار اللہ ۱۹۷۲ء تمام عہدیداران کی ان مرکزی امتحانوں میں شرکت ضروری ہے۔

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

درخواست دُعا

○ مکرم مبارک احمد ساقی صاحب کا دل کا بائی پاس آپریشن امریکہ میں ہو گیا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(وکیل التبشیر)

○ مکرمہ شمس النساء صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب (سابق مربّی ٹرینیڈاڈ) کا انگلستان میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی اور درازئ عمر کیلئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم وفا ۱۳۷۰ ہش   یکم جولائی ۱۹۹۱ء

راستبازی سے محبت

راستباز ہونا بھی بڑی بات ہے لیکن راستبازی سے محبت اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ راستباز انسان خود سچ بولتا ہے اور سچ کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ راستبازی سے محبت کرنے والا خود بھی سچ بولتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہر شخص سچ بولے اور سچ کے علاوہ کچھ نہ کہے۔ وہ اس کے لئے کوشش بھی کرتا ہے کہ دوسرے سچ بولیں۔ سچ کو پھیلائیں۔ راستبازی سے محبت اسے مجبور کرتی ہے۔ کہ جہاں بھی جھوٹ دیکھے یا سُنے اس سے نفرت کرے۔ اور اگر ممکن ہو تو نفرت کا اظہار کرے اور اسے روکنے کی خاطر ہر حیلہ استعمال کرے کیوں وہ راستبازی سے محبت کرتا ہے اور راستبازی ہی دیکھنی چاہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ راستبازی سے محبت راستبازی سے ایک قدم آگے ہے۔ اور گو یہ ایک قدم ہی سہی یہ قدم بہت بڑا قدم ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے، فرماتے ہیں:

"اس طرح جب عام طور پر ایک انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار بنا لیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھا دیتی ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ راستبازی سے محبت انسان کو خدا تک پہنچاتی ہے اور وہ گویا خدا کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے اور اگر اس بات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر نیکی کی جڑ خدا تعالیٰ کو دیکھ لینا ہے۔ آخر گناہ کب سرزد ہوتا ہے جب انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا۔ بلکہ خدا بھی نہیں دیکھ رہا۔ اور جب وہ خود خدا کو دیکھ رہا ہو تو گناہ کا سرزد ہونا تو ایک طرف۔ اس کا خیال بھی اسے نہیں آسکتا۔ اور اس کی وجہ ڈر بھی ہے اور محبت بھی۔ نہ تو خدا کا ڈر اسے گناہ کی طرف جانے دے گا نہ اس کی محبت۔ اس کی محبت اسے نیکیاں ہی نیکیاں کرنے پر "مجبور" کرے گی اور اس کا ڈر گناہ کی گندگی کے پاس پھٹکنے نہیں دے گا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ اس نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ خدا ہر وقت اس کی نظروں کے سامنے ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے خدا کی خاطر کرتا ہے اور اس کے سوا کچھ کر ہی نہیں کر سکتا۔

پس راستبازی بھی ٹھیک ہے لیکن اگلا قدم بھی ضرور اٹھانا چاہیئے۔ یعنی راستبازی سے محبت بھی ہونی چاہیئے۔

دن مسرّت کی روشنی کا نام
رات مایوسیوں کا ہے ہنگام
دن ہے پہلے کہ رات پہلے ہے
ابتدا کیا ہے اور کیا انجام

—— ابوالاقبال

دَولتِ مہر و وفا ہو تو خزینے کیا ہیں
پاس سرمایۂ دل ہو تو دفینے کیا ہیں

سارے طوفانوں میں مَولا ہے سہارا اُن کا
اہلِ ایماں کے لئے اور سفینے کیا ہیں

زندگی میں مرا سرمایہ مرا قلبِ سلیم
سامنے اس دُرِ یکتا کے نگینے کیا ہیں

گر نہیں جسم کی زینت ترے تقویٰ کا لباس
اطلس و سُندس و کمخواب و مرینے کیا ہیں

اُلفت و مہر و وفا وسعتِ صحرا کے سفیر
نفرت و بُغض و ریا تنگ سے زینے کیا ہیں

ایک لمحہ بھی ہے غافل تو وہ دَم کافر ہے
یہ اگر سچ ہے تو پھر تیرے مہینے کیا ہیں

کتنا سادہ ہے نصیرؔ اس کو نہیں اتنی خبر
بات کرنے کے زمانے میں قرینے کیا ہیں

ڈاکٹر نصیر احمد خان

قربانیوں کے دَور سے گذریں گے کامیاب
راضی ہیں تیرے فضل سے اور ابتلاء سے ہم
دنیا کو کیوں بتائیں کہ ہیں شاد کس لئے
کیوں باوفا کی بات کریں بے وفا سے ہم

—— ڈاکٹر حنیف احمد قمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

مظہر اتم الوہیت

اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات کاملہ کا علم ایک نہایت ہی اہم مضمون ہے اس لئے (حضرت بانی جماعت احمدیہ اللہ کی ان پر سلامتی ہو) نے قرآن مجید کی ایک دعا کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ "اے میرے ربّ! تو مجھے اپنی عظمت اور معرفت شیون اور صفات کا علم کامل بخش" (دافع الوساوس) اللہ تعالیٰ کی ذات مستجمع صفاتِ حسنہ ہے کسی کی طرف سے مخلوق پذیر نہیں بلکہ ازلی ابدی طور پر اپنی طرف سے خود ہی ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

کسی معترض نے یہ سوال اُٹھایا کہ کیا خدا اپنے جیسا خدا پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ اس کا جواب (حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بڑی تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب "سرمہ چشم آریہ" میں دیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ باوجود قدرت کے اللہ تعالیٰ اپنی صفات عالیہ کے منافی کوئی کام نہیں کرتا اس لئے دوسرا خدا پیدا کرنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تاہم اس نے اپنی مخلوق پیدا کر کے ایک ایسا وجود بھی پیدا کیا ہے جو خدا تو نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کا رنگ ظلّی طور پر اپنے اندر رکھتا ہے اور اپنی ذات میں بے مثل و مانند ہے اور اللہ تعالیٰ واحد و یگانہ کا مظہر اتم ہے اور انسانِ کامل ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کا سب سے اعلیٰ مقام اور مرتبہ حاصل ہے اور اس پر جو کلام نازل ہوا وہ بھی اسی کی طرح بے مثل و مانند ہے اور صفاتِ الٰہیہ دکھانے کے لئے ایک نہایت کشادہ اور وسیع آئینہ ہے۔

چنانچہ مظہرِ اتم الوہیت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور وہ عظیم الشان کلام الٰہی جو آپ پر نازل ہوا وہ قرآن کریم ہے۔

(آپ) نے فرمایا ہے کہ میرا مشن قرآن کریم کی خوبیاں اور آنحضرت صلعم کی عظمتیں بیان کرنا ہے چنانچہ مظہر اتم الوہیّت کے بارہ میں حضرت (بانیٔ سلسلہ) کی چند تحریریں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

فرمایا:

آئینہ خدا نما

وہ وجود (یعنی خدا تعالیٰ) کسی دوسرے کی طرف سے مخلوق نہیں بلکہ ازلی ابدی طور پر اپنی طرف سے آپ ہی ظہور پذیر ہے اور خدا ہونے کے بھی یہی معنے ہیں کہ خود آئینہ ہے....

وہ اپنے جیسا خدا بھی نہیں بناتا کیونکہ اس کی صفت احدیّت اور بے مثل اور مانند ہونے کی جو ازلی ابدی طور پر اس میں پائی جاتی ہے اس طرف توجہ کرنے سے اس کو روکتی ہے پس ذرہ آنکھ کھول کر سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک کام کے کرنے سے عاجز ہونا اور بات ہے لیکن باوجود قدرت کے بلحاظ صفات کمالیہ امر منافی صفات کی طرف توجہ نہ کرنا یہ اور بات ہے ہاں اسی طرح پر وہ اپنی ذات بے مثل و مانند کا نمونہ پیدا کرتا ہے کہ اپنی ذاتی خوبیاں جن پر اس کا علم محیط ہے عکسی طور پر بعض اپنی مخلوق میں رکھ دیتا ہے اور کمالات کا انتہائی درجہ جو حقیقی طور پر اس کو حاصل ہے ظلّی طور پر اس مخلوق کو بھی بخش دیتا ہے جیسا کہ اسی کی طرف قرآن شریف میں اشارہ بھی ہے (اور ان میں سے بعض کے درجات بلند کئے) اس جگہ صاحب درجات رفیعہ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جن کو ظلّی طور پر انتہائی درجہ کے کمالات جو کمالات الوہیت کے اظلال و آثار ہیں بخشے گئے اور وہ خلافت حقّہ جس کے وجود کامل کے تحقق کے لئے سلسلہ بنی آدم کا قیام بلکہ ایجاد کل کائنات کا ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے اپنے مرتبہ اتم و اکمل میں ظہور پذیر ہو کر آئینہ خدا نما ہوئے۔"

(سرمہ چشم آریہ)

مظہر تام الوہیّت

فرمایا:

"وہ انسان کامل جو آفتاب روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... انسانِ کامل خدا تعالیٰ کی ذات کا نمونہ ہے خدا تعالیٰ دوسرا خدا ہرگز نہیں پیدا کرتا کہ یہ بات اس کی صفت احدیّت کے مخالف ہے ہاں اپنی صفات کمالیہ کا نمونہ پیدا کرتا ہے اور جس طرح ایک مصفا اور وسیع شیشہ میں صاف روشن کی تمام و کمال شکل منعکس ہو جاتی ہے ایسا ہی انسانِ کامل کے نمونہ میں الٰہی صفات عکسی طور پر آجاتے ہیں۔ سو خدائے تعالیٰ کا اس طرح پر اپنی مثل قائم کرنا معترض کی تسلی کے لئے کافی ہے۔ اس جگہ واضح رہے کہ اس انتہائی کمال کے وجود باجود کو خدائے تعالیٰ کی کتابوں میں مظہر تام الوہیت قرار دیا گیا ہے....."

(سرمہ چشم آریہ)

قُربِ الٰہی کا انتہائی مرتبہ

فرمایا:

"جاننا چاہیئے کہ قرب الٰہی کی تین قسمیں تین قسم کی تشبیہ پر موقوف ہیں.... اوّل قسم قرب کی خادم اور مخدوم کی تشبیہ سے مناسبت رکھتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے .... یعنی مومن جن کو دوسرے لفظوں میں بندہ فرماں بردار کہہ سکتے ہیں سب چیزوں سے زیادہ اپنے مولیٰ سے محبت رکھتے ہیں... قرب کی دوسری قسم ولد اور والد کی تشبیہ سے مناسبت رکھتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے.... یعنی اپنے اللہ جل شانہٗ کو ایسے دلی جوش محبت سے یاد کرو جیسا باپوں کو یاد کیا جاتا ہے.... اگرچہ ایک شخص کمال عشق کی حالت میں اپنے معشوق سے ہمرنگ ہو جاتا ہے مگر جو شخص اپنے باپ سے جس سے وہ نکلا ہے مشابہت رکھتا ہے اس کی مشابہت اور ہی آب و تاب رکھتی ہے۔

تیسرے قسم کا قرب ایک ہی شخص کی صورت اور اس کے عکس سے مشابہت رکھتا ہے یعنی جیسے ایک شخص آئینہ صاف و وسیع میں اپنی شکل دیکھتا ہے تو تمام شکل اس کی معہ اپنے نقوش کے جو اس میں موجود ہیں عکسی طور پر اس آئینہ میں دکھائی دیتی ہے ایسا ہی اس قسم ثالث قرب میں تمام صفات الٰہیہ صاحب قُرب کے وجود میں بہ تمام تر صفائی منعکس ہو جاتی ہیں اور یہ انعکاس ہر یک قسم کی تشبیہ سے جو پہلے اس سے بیان کیا گیا ہے اتم و اکمل ہے.....

عند العقل قُرب الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں اور تیسرا مرتبہ قرب کا جو مظہر اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلّم ہے جس کی شعاعیں ہزارہا دلوں کو منور کر رہی ہیں اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کر کے نورِ قدیم تک پہنچا رہی ہیں۔

(سرمہ چشم آریہ)

مراتب قرب و محبّت

فرمایا:

"مراتب قُرب و محبت باعتبار اپنے روحانی درجات کے تین قسم پر منقسم ہیں سب سے ادنیٰ درجہ جو درحقیقت وہ بھی بڑا ہے یہ ہے کہ آتشِ محبت الٰہی لوحِ قلب انسان کو گرم تو کرے اور ممکن ہے کہ ایسا گرم کرے کہ بعض آگ کے کام اس محرور سے ہو سکیں لیکن یہ کسر باقی رہ جائے کہ اس متاثر میں آگ کی چمک پیدا نہ ہو اس درجہ کی محبت پر جب خدا تعالیٰ کی محبت کا شعلہ واقع ہو تو اس شعلہ سے جس قدر روح میں گرمی پیدا ہوتی ہے اس کو سکینت و اطمینان اور کبھی فرشتہ و ملک کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

دوسرا درجہ محبت کا وہ ہے... جس میں دونوں محبتوں کے ملنے سے آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو اس قدر گرم کرتی ہے کہ اس میں آگ کی صورت پر ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس چمک میں کسی قسم کا اشتعال یا بھڑک نہیں ہوتی فقط ایک چمک ہوتی ہے جس کو روح القدس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تیسرا درجہ محبّت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبت الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے اور اس کے تمام اجزاء اور تمام رگ و ریشہ پر استیلا پکڑ کر اپنے وجود کا اتم اور اکمل مظہر اس کو بنا دیتا ہے اور اس حالت میں آتشِ محبتِ الٰہی لوح قلب انسان کو نہ صرف ایک چمک بخشتی ہے بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اٹھتا ہے اور اس کی لوئیں اور شعلے ارد گرد کو روزِ روشن کی طرح روشن کر دیتے ہیں اور کسی قسم کی تاریکی باقی نہیں رہتی اور پورے طور پر اور تمام صفات کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں کیونکہ یہ ہر یک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر یک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصوّر نہیں اور اس کا نام ذو الافق الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلّی ہے اور اس

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون ۔ سین

ماحولیات ۔ آسیان ممالک

پارلیمانی ماحولیاتی کمیٹی کے چیئرمین مسٹر گوہ چچاوی GOHCHEE WEE نے گذشتہ روز کہا کہ جنوب مشرقی ایشیائی ملکوں کو چاہیئے کہ وہ آپس میں قریبی تعاون کرتے ہوئے ماحولیات کو بچا کر یہ بات ثابت کر دیں کہ وہ از خود ایسا کر سکتے ہیں۔ یہ بات کہ یہ ممالک ایسا کرنے کے اہل ہیں اسی طرح ثابت کی جاسکتی ہے کہ ہم مل جل کر کام کریں۔ اور اپنے ماحول کو صاف رکھیں۔ اور اسے ہر قسم کی آلودگی سے بچائیں۔ اس میں کچھ شک نہیں، انہوں نے کہا، کہ ہمیں اقتصادی ترقی کی بھی بہت ضرورت ہے اور وہ جلد ہونی چاہیئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ماحولیات کو قربان کرتے ہوئے اقتصادی ترقی کو حاصل کیا جائے۔

انہوں نے یہ بات آسیان (ASEAN) کے اعلیٰ حکام کی ایک میٹنگ میں کہی۔ جس کا زیادہ تر تعلق ماحولیات سے تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس علاقے کے متعلق یہ بات اب مسلمہ ہے کہ سب سے زیادہ جلد ترقی کرنے والا علاقہ یہی ہے۔ ساری دنیا میں اقتصادیات میں اس علاقے کی ترقی کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور آئندہ بھی اس علاقے کی یہ پوزیشن قائم رہے گی۔ آسیان گروپ کے اراکین برونئی، انڈونیشیا، ملیشیا، فلپائن، سنگاپور اور تھائی لینڈ ہیں۔ اور یہ سب مل جل کر چاہتے ہیں کہ ایک ترقی کی مثلث قائم کی جائے جس سے ان ممالک میں ہر قسم کی بہتری کے سامان پیدا ہو سکیں گے۔ جہاں تک ترقی کی اس مثلث کا تعلق ہے۔ اس میں باہمی اتفاق کے ساتھ آگے بڑھنا اور سنگاپور اور انڈونیشیا کا آپس میں تعاون کرنا اور اسی طرح باتام (BATAM) بٹنام (BITNAM) اور جنوبی ملیشیا کی ریاست جوہور سے تعلق رکھتی ہے۔

اس سہ روزہ میٹنگ میں چھ ورکنگ گروپس کے مقالے جو ماحولیات سے تعلق رکھتے ہیں پڑھ کر سنائے گئے اور ان پر ضروری بحث کرتے ہوئے نتائج کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے ریڈیو کے ذریعے یہ بھی اعلان کیا کہ اگر آسیان کے ممالک ماحولیات کے لئے آپس میں اپنی کوششوں کو متحد کر سکتے ہیں تو یقیناً یہ اتحاد ساری دنیا کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ یعنی ایک تو اس طرح کہ یہ علاقہ تو یقیناً صاف ستھرا ہو ہی جائے گا۔ اس طرف دیکھ کر دوسرے علاقے بھی اپنی اپنی جگہ پر ایسا ہی کریں گے۔ اور اگر سب علاقے ایسا کرنے لگیں تو اس میں کیا شک ہے کہ ساری دنیا کا ماحول بہتری کی طرف بڑھنے لگے گا۔

مقدس کفن

نیو سائنٹسٹ کے ۱۱ مئی ۱۹۹۱ء کے شمارے میں ایک شخص اولیویر پوراٹ (OLIVIER POORRAT) جن کا تعلق فرانس کی ایک یونیورسٹی سے ہے، نے ایک خط کے ذریعے اس بحث کو دوبارہ اٹھانے کی کوشش کی ہے کہ مقدس کفن جس کے متعلق چرچ کا یہ کہنا ہے کہ صلیب سے اتار کر یسوع مسیح ناصری کو اس میں لپیٹ کر رکھا گیا تھا وہ کپڑا حقیقی طور پر کتنا پرانا ہے پہلے ایک دفعہ اس مقدس کفن کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ یہ اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ صلیب کا واقعہ لیکن بعد میں بعض سائنس دانوں نے مزید تجربات کر کے اس بات کی تردید کر دی۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ کپڑا زیادہ سے زیادہ پانچ چھ سو سال پرانا ہے۔ اس لئے یہ وہ کپڑا نہیں ہو سکتا جس میں یسوع مسیح ناصری کو صلیب کے بعد لپیٹ کر رکھا گیا تھا۔ ۷، ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء میں پیرس میں ایک عالمی سمپوزیم منعقد کیا گیا تھا جس میں اس کپڑے کے ۱۹۰۰ سالہ پرانا ہونے سے اختلاف کیا گیا تھا اور کہا یہ گیا تھا کہ جو ثبوت پیش کئے گئے ہیں ان کی توثیق کرنا آسان نہیں ہے اور ان ثبوتوں کے لئے جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے وہ غیر مکمل اور غیر واضح ہے۔ مسٹر پوراٹ کا کہنا ہے کہ ایسے اہم معاملے کے لئے سائنسدانوں کو دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں ایسے طریق اختیار کرنے چاہئیں جو تحقیقات کے معیار پر پورا اترتے ہوں اور جن کے نتائج کو ماننے میں کسی کو ہچکچاہٹ نہ پیدا ہو۔ اس کے بعد ایک اور کانفرنس ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۹۰ء کو منعقد کی گئی لیکن اس کانفرنس میں وہ ۲۱ سائنسدان جنہوں نے ۱۹۸۸ء میں اپنا فیصلہ صادر کیا تھا۔ ان میں سے کوئی ایک بھی موجود نہیں تھا۔ حالانکہ پوراٹ کا کہنا ہے کہ ان کی تحقیقات سے جو سوالات اٹھے تھے ان کے جواب دینے کے لئے ان سب شریک محفل احباب کو موجود ہونا چاہیئے تھا۔

نابینائی

ترقی پذیر ممالک میں اندھے پن کی رفتار دوسرے ممالک سے دس گنا زیادہ ہے اس وقت بھی نابینا لوگوں کی تعداد ترقی پسند ممالک میں صنعتی ممالک کی نسبت دس گنا ہے۔ اگرچہ نابینا لوگ تو دنیا کے ہر حصے میں پائے جاتے ہیں لیکن ان کا نوّے فی صد ترقی پذیر ممالک میں ہے اس اندھے پن کی وجوہات میں خوراک کا اچھا نہ ہونا صاف پانی کا نہ ملنا دواؤں کا فراہم نہ ہونا اور صحت کے اصولوں کے مطابق ماحول میسّر نہ آنا شامل ہیں۔ ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو انسان کو اندھے پن کی طرف لے جاتی ہیں۔ اس رپورٹ کے اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں تین کروڑ افراد نابینا ہیں۔ اور ان کے علاوہ تین کروڑ افراد ایسے ہیں جن کی بصارت بہت حد تک متاثر ہو چکی ہے۔

ترقی پذیر ممالک میں دیکھا گیا ہے کہ روپے کی کمی اور ایسے افراد جو صحت کے متعلق مشورے دے سکیں کی عدم موجودگی اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے سفر کی سہولیات کا نہ ہونا ایسی چیزیں ہیں جو بہت سے لوگوں کو نابینا بنا دیتی ہیں۔ صنعتی ممالک میں علاج کی سہولتیں بھی زیادہ ہیں اور انسانی زندگی کی دیگر ضروریات بھی آسانی سے پوری ہو جاتی ہیں

صحرائے افریقہ میں دس لاکھ افراد کے لئے صرف ایک ماہر امراض چشم موجود ہے جبکہ برطانیہ میں ہر بیس ہزار کے لئے ایک ماہر امراض چشم مل جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کی اس سلسلے میں تشخیص ہی نہیں ہو پاتی کہ وہ آنکھوں کی بیماری میں مبتلا ہیں ان کی نظر کمزور سے کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور وہ اندھے پن کے قریب پہنچ گئے ہیں نہ ان کا علاج ہوتا ہے نہ اپریشن۔ رپورٹ میں یہ اندازہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ دنیا کے پندرہ لاکھ نابینا بچوں میں ۸۰ فی صد افریقہ اور ایشیا میں رہائش پذیر ہیں۔ اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جنہیں اس معذوری سے بچایا جاسکتا تھا۔ اگر انہیں خوراک ملتی اور علاج کی ضروریات پوری ہوتیں تو وہ یقیناً اندھے پن سے بچ جاتے۔

اندھے پن کی ایک وجہ تو بڑوں اور بچوں میں یکساں طور پر موجود ہوتی ہے۔ وہ آنکھوں کی کیٹریکٹ کی بیماری ہے ایشیا اور افریقہ میں جتنے نابینا لوگ موجود ہیں ان میں سے نصف اسی بیماری سے اس حد تک پہنچے ہیں۔ اگرچہ یہ تو نہیں کہا جاسکتا اور اس سلسلے میں تحقیقات بھی یہ ثابت نہیں کر سکی کہ کیٹریکٹ کیوں ہوتا ہے۔ اور اسی لئے اس کے روکنے کے لئے کوئی اقدامات تجویز نہیں کئے جاسکتے۔ البتہ عمر کے ساتھ اس کا تعلق ضرور ہے۔ سب لوگ جنہیں یہ بیماری لاحق ہوتی ہے۔ ان کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہوتی ہے۔ ماہرین اس سلسلے میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر زندگی کو بہتر بنایا جاسکے اور عمر کے تناسب کو بڑھایا جاسکے تو اس بیماری کو کم کیا جاسکتا ہے۔ اندھے پن کی ایک بہت بڑی وجہ ٹریکوما ہے۔ یہ ایک انفکشن ہوتی ہے جس کا زیادہ تر تعلق غربت، ہجوم، گندے پانی اور صحت کے سلسلے میں ماحولیات کا ناصاف ہونا۔ خشک اور گرم موسم بھی اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ عام طور پر یہ ہاتھوں یا کپڑوں کے لگنے سے پھیلتی ہے اور اسی طرح مکھیاں بھی اس بیماری کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں۔ اندھا پن بعض اوقات بعض زخموں سے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً آنکھ پر بھی زخم لگ جائے یا آنکھ کے قریب زخم لگ جائے۔ تو وہ بھی نابینائی کا باعث بن سکتا ہے۔ ماہرین امراضِ چشم کا کہنا ہے کہ بچوں اور بڑوں کے اندھے پن کو اس طرح روکا جاسکتا ہے کہ ترقی پسند ممالک میں ہر حصے کو صحت کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جائے انہیں وٹامن اے فراہم کیا جائے۔ خسرہ وغیرہ سے بچایا جائے اور ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ ایسے کارکن موجود ہونے چاہئیں جو آنکھوں کی بیماریوں کے متعلق تھوڑا بہت جانتے ہوں۔

اعلان گمشدگی رسید بک

○ ایک عدد رسید بک ۱۸۴۴-A صدر انجمن احمدیہ پاکستان جو کہ رسید ۱ تا ۵۱ مستعمل شدہ ہے۔ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ سے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو جائے تو نظارت مال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو مطلع فرماویں۔ نیز اس رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں۔

(ناظر مال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیلی ٹیلیگراف لندن ____ ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء

یسوع کے دوبارہ جی اٹھنے پر ڈاکٹروں کا آپس میں اختلاف رائے

یسوع صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ ہی مرنے کے بعد زندہ ہو گئے ۔ بلکہ ان پر صرف بے ہوشی طاری ہوئی اور اس سے وہ ہوش میں آ گئے ۔ یہ دعویٰ ایک مضمون میں کیا گیا ہے جو رائل کالج آف فزیشن کے مجلہ میں شائع ہوا ہے ۔

محکمہ روزگار کے سابق چیف میڈیکل ایڈوائزر ڈاکٹر ٹریور لائیڈ ڈیویز اور ان کی مذہبی عالمہ بیگم مارگریٹ نے یہ غیر معمولی نظریہ پیش کیا ہے کہ یسوع صرف مردہ کے مشابہہ تھے لیکن فی الحقیقت ان کی حالت صدمہ کا شکار ایک ایسے شخص کی تھی جس کا بلڈ پریشر بہت گر گیا ہو ۔

اور جیسا کہ مسیح کے شاگرد کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد زندہ ہو گئے یہ محض ان کے ذہن کی ایک ایسی اختراع ہے جو ایسے صدمے کے اوقات میں انسان پر طاری ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی تسلی کے لئے بعض مفروضے گھڑ لیتا ہے

اس مضمون کے مصنف کا یہ کہنا ہے کہ چرچ کو ان انکشافات کو تسلیم کرنا چاہیئے ۔ یہ انکشافات اگر درست ہیں تو عیسائیت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیں گے ۔

اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد چرچ نے ایسا کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ چرچ اپنے اعتقادات میں کوئی ترمیم کرنے پر تیار ہے ۔ "اگر یسوع صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو پھر ان کے ساتھ کیا گذری؟" یہ سوال چرچ آف انگلینڈ کے ایک ترجمان نے کیا ہے ۔ اس ترجمان کا کہنا ہے کہ "میں نے سوچا ہے کہ اگر یسوع کہیں آس پاس ہوتے تو کوئی نہ کوئی عدالت کو جا کر بتا دیتا اور وہ یقینی طور پر اسے دوبارہ گرفتار کر لیتے"

ڈاکٹر ڈیوڈ جینکنز ، بشپ آف ڈرہم جو کہ مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں بعض غیر روایتی خیالات کے مالک ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ نظریہ ناقابل یقین لگتا ہے ان کا کہنا ہے کہ میں اس پر یقین نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انجیل لکھنے والے جھوٹے تھے ۔

ڈاکٹر اور مسز لائیڈ کا کہنا ہے کہ انجیلوں میں جو صلیب کی موت کے بارے میں لکھا ہے وہ طبی علم کے مخالف ہے ۔ کیونکہ صلیب کی موت عام طور پر صلیب دیئے جانے کے ۶ دن بعد ہوتی ہے نہ کہ صرف تین گھنٹے کے بعد ۔۔۔!

"صلیب دیئے جانے کے بعد یسوع کی حالت صدمہ کے زیر اثر اور بلڈ پریشر میں شدید کی کمی کی وجہ سے ایسی ہو گئی کہ وہ بے ہوش ہو گئے ۔ ان کے دماغ کو خون کی سپلائی بے حد کم ہو گئی تھی ۔ مقالہ نگاروں کی دلیل یہ ہے کہ انکی خاکستری رنگت اور ان کے کوئی حرکت نہ کرنے کو غلطی سے انکی موت سمجھ لیا گیا ۔ اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ ان کے پاس کھڑے ہوئے لوگ یہی سمجھے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں ۔

فی الحقیقت وہ زندہ تھے ۔ اگرچہ ان کے دل کی حرکت اور سانس اتنا کمزور تھا کہ تجربہ کار اشخاص بھی صحیح اندازہ نہ لگا سکے تھے ۔ ان کے دماغ کو آکسیجن کی سپلائی بے حد کم ہو گئی تھی لیکن ابھی تک یہ خطرے کی حد سے باہر تھی ۔ لیکن جونہی ان کو صلیب سے اتار کر زمین پر لٹایا گیا تو دوران خون اور دماغ کو آکسیجن کی سپلائی بحال ہو گئی ۔

چونکہ صلیب سے اتارے جانے کے بعد یسوع میں زندگی کے آثار محسوس ہوئے اسلئے ان کو قبر میں نہ اتارا گیا بلکہ ان کو کہیں اور لے جایا گیا اور ان کا علاج معالجہ کیا گیا

"ڈاکٹر جینکنز" نے گذشتہ روز یہ بات دوہرائی کہ اس بات سے زیادہ فرق نہیں پڑتا کہ یسوع جسمانی طور پر مردہ ہونے کے بعد زندہ ہو گئے تھے یا نہیں ۔ تاہم اسکے باوجود وہ لائیڈ ڈیویز کا نظریہ اسلئے تسلیم نہیں کر سکتے کیونکہ "ان کے شاگرد دوبارہ کو بہر حال یہ بات معلوم ہو گئی ہونی چاہیئے کہ وہ صلیب کے بعد زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھے یا نہیں؟"

روزنامہ ٹیلیگراف لندن ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء

Doctor disputes the Resurrection

By Damian Thompson, Religious Affairs Correspondent

CHRIST did not die on the cross and rise from the dead, but merely collapsed and was resuscitated, according to claims published today in the journal of the Royal College of Physicians.

An article by Dr Trevor Lloyd Davies, former chief medical adviser at the Department of Employment, and his theologian wife Margaret, floats the extraordinary theory that Jesus appeared to be dead but was actually suffering from nothing more serious than shock and falling blood pressure.

And as for the disciples' belief that Christ had risen from the dead, that could have been the result of something called transmarginal inhibition — a state of activity of the brain in which "hysterical suggestibility" occurs.

The authors of the article argue that the Church should come to terms with their discoveries, which, if true, would appear to rock the foundations of Christianity.

Yesterday, however, the Church gave no indication that it was about to rewrite its creeds. "If Christ did not die, then what happened to him?," asked a spokesman for the Church of England.

"I would have thought that if he had been around, somebody would have told the court and they would have made sure they found him."

Even Dr David Jenkins, Bishop of Durham, known for his own unconventional views on the Resurrection, said he found the theory implausible.

"I don't believe it because it makes out that the apostles were liars," he said.

According to Dr and Mrs Lloyd Davies, Gospel descriptions of Christ's suffering conflict with medical knowledge of death by crucifixion, which in normal circumstances would occur after six days rather than three hours.

"At his crucifixion Jesus was in shock and hypotensive (suffering from falling blood pressure) and lost consciousness because of diminished blood supply to the brain," they argue.

"His ashen skin and immobility were mistaken for death and there is no doubt that the bystanders believed he was dead."

In reality, though, he was still alive though his heartbeat and breathing could not be detected even by experienced centurions.

"Oxygen supply to the brain remained minimal but above a critical level until the circulation was restored when he was taken down from the cross and laid on the ground.

"As Jesus showed signs of life he was not placed in a tomb, but taken away and tended."

Dr Jenkins yesterday repeated his view that it did not greatly matter whether Jesus physically rose from the dead. But he could not accept the Lloyd Davies theory "because the disciples would be bound to know if he was still staggering around after the crucifixion."

DAILY "TELEGRAPH"
LONDON 27-4-91

تعارف

عالمگیر مذہب

"التقویٰ" جو احمدیہ جماعت یو۔کے کی طرف سے عربی زبان میں شائع ہوتا ہے ۔ اس کی تیسری جلد کے چوتھے شمارہ میں ایک مضمون حضرت مولانا ابو العطا جالندھری (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحم فرمائے) کے قلم سے عربی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے ۔ مضمون کا عنوان ہے کہ عالمگیر طور پر زندہ رہنے والا مذہب یہودیت ہے ۔ مسیحیت ہے یا اسلام ہے ۔ اس مضمون میں متعدد حوالوں سے حضرت مولانا موصوف نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہودیت اور مسیحیت وقتی ضروریات کو پورا کرنے والے مذاہب تھے ۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں مسیحیت تو ویسے بھی ابتدائی طور پر کوئی الگ مذہب نہیں تھا یہودیوں کی اصلاح ہی کے لئے اس مکتبۂ فکر کی بنیاد پڑی تھی لیکن آہستہ آہستہ عیسائی یہودیوں سے الگ ہو گئے بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا ۔ کہ یہودیوں نے خود ہی عیسائیوں کا نام عیسائی رکھ کر انہیں علیحدہ کر دیا ۔ اس لئے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہودیت ایک وقتی ضرورت کے ماتحت مذہب تھا ۔ تو مسیحیت پر بحث کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی ۔ جبکہ مولانا موصوف نے اسلام کی تعلیم پیش کر کے حتمی طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام ایک زندہ عالمگیر اور ہمیشہ رہنے والا مذہب ہے

یہ پرچہ یعنی التقویٰ اسلام آباد شیپ ہیچ لین ۔ ٹلفورڈ سرے جی۔یو ۱۰۲ اے ۔ یو کے انگلینڈ سے حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ اس پرچے کے ہر شمارے کی قیمت ڈیڑھ پاؤنڈ ہے اور اس کا سالانہ چندہ ۱۸ پاؤنڈ سٹرلنگ ہے ۔ اس کے مدیر الادارہ صفدر حسین عباسی ہیں اور رئیس التحریر طاہر عبد العزیز ، ادارتی بورڈ میں الحاج محمد حلمی الشافعی ۔ نصیر احمد قمر ۔ منیر احمد جاوید اور عبد الماجد طاہر شامل ہیں ۔

(ن ۔ س)

باز یافتہ نقدی : کچھ نقدی ریلوے پھاٹک کے قریب سے ۱۷ جون کو ملی ہے ۔ اسی طرح عید الاضحیہ کے روز بہشتی مقبرہ سے کچھ رقم ملی ہے ۔ جن صاحب کی ہو وہ اس پتہ پر رابطہ قائم کریں ۔ سید احمد نعمان کوارٹر نمبر ۱۱
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

"نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے"
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

امریکہ کے مجوزہ نئے عالمی نظام کے پس منظر میں جب وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے پانچ قومی کانفرنس کی تجویز کا جائزہ لیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیئے امریکہ، روس، چین، بھارت اور پاکستان کا مل بیٹھنا کچھ ایسا کارآمد نہیں ہوگا کیونکہ امریکہ نے کچھ اور طے کر رکھا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ سب ملک امریکہ کی نئی حکمت عملی پر صاد کرنے کے لیئے تو جمع نہیں ہونگے ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ چاروں متذکرہ ممالک میں سے کون کون اس کانفرنس میں دلچسپی لیتا ہے۔ بھارت نے اس تجویز کو مسترد ہی کر دیا ہے اور آج کی اطلاع ہے کہ امریکہ نے اس کی حمایت کی ہے۔ مگر اس سلسلے میں کسی کو کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے کہ امریکہ کرۂ ارض پر اپنی بالادستی مسلط کرنے کے درپے ہے۔ اسے اس وقت دنیا کی واحد سپر پاور کا خوفناک امتیاز حاصل ہے۔ اور وہ کسی کی سنے گا تو اسی کی سنے گا جو اسکے مقاصد کو تقویت پہنچائے اور اسکے مفادات کے تحفظ کی ضمانت دے۔

حال ہی میں پاکستان میں متعین امریکی سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے نے نئے عالمی نظام کے بارے میں اعلان کیا ہے کہ اس تصور میں بین الاقوامی تنازعات کا پرامن تصفیہ، بین الاقوامی تعاون میں اضافہ، جارحیت کے خلاف یک جہتی، محاذ آرائی میں کمی اور اسلحہ خانوں کی کمی شامل ہیں۔ ان ارشادات کے حوالے سے امریکہ اور اسرائیل کے درمیان خفیہ معاہدوں کا جائزہ لیجئے۔ آزاد لبنان کی سرزمین پر اسرائیل کی پے در پے بمباری کی طرف توجہ دیجئے، پوری دنیا میں صرف عراق کو غیر مسلح کرنے کے اقدامات کا تجزیہ کیجئے اور پاکستان کی اقتصادی اور فوجی امداد پر پابندی کے رموز کو پرکھئے تو نہ صرف مسٹر اوکلی کے سنہری الفاظ کا ملمع اتر جاتا ہے بلکہ امریکہ کے مجوزہ نئے عالمی نظام کی بھی قلعی کھل جاتی ہے۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ امریکہ کو صرف اور صرف اپنی عالمی بالادستی سے دلچسپی ہے اور وہ کسی معقول سے معقول تجویز کو بھی اپنے عالمی مفادات کے پس منظر میں مسترد کر سکتا ہے۔ اگر اسے عالمی امن عزیز ہوتا تو ویت نام میں برسوں اپنے جان و مال کا ضیاع کیوں برداشت کرتا رہتا اور ویت نام میں اپنی شکست سے کوئی سبق سیکھتا۔ اسی طرح آج وہ مشرق وسطی میں اسلحہ کی کمی کا نعرہ بلند کرتا ہے۔ تو ساتھ ہی اسرائیل کو زیادہ سے زیادہ ہتھیار بند کرنا اور اسکے ساتھ خفیہ دفاعی معاہدے کر کے پوری عرب دنیا کو شک وشبہ میں مبتلا کرنا کیوں گوارا کرتا۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۹ جون ۱۹۹۱ء)

نوائے وقت کا ایک ادارتی نوٹ

ایک خبر کے مطابق ڈاکوؤں نے جڑانوالہ فیصل آباد روڈ پر ملکوانا کے قریب بلیس ٹرک لوٹ لیئے۔ ٹرکوں کے عملے کے افراد کے کپڑے تک اتروا لیئے فائرنگ بھی کی۔ ڈرائیوروں نے پولیس چیک پوسٹ پر اطلاع دی۔ مگر پولیس اہلکاروں نے رپورٹ درج کرنے سے انکار کر دیا اور مذاق بھی کرتے رہے جہاں تک اس واردات کا تعلق ہے یہ تو کوئی نئی بات نہیں رہی۔ اس سے پہلے بھی اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں اور یہ افسوسناک امر ہے کہ پولیس نے ایک کے بعد ایک واردات کے بعد ٹریفک محفوظ بنانے کے لیئے کچھ نہیں کیا۔ ان واقعات کی سنگینی اس بات کی شاہد ہے کہ شاہراہوں پر سفر محفوظ بنانا پولیس کے بس کی بات نہیں رہی۔ شاہراہوں پر پولیس پوسٹوں کا یہ حال کہ وہ خود کو صوبائی دارالحکومت سے دور رہتے ہوئے کسی بھی چیکنگ، اچانک معائنے سے فارغ خیال کرتے ہیں اور انکے اس "احساس آزادی" نے ان کی کارکردگی صفر بنا رکھی ہے۔ اسطرح پولیس کا سوتے رہنا اور ڈاکوؤں کا راج کرنا امن کا سسٹم منہدم ہو جانے کے مترادف ہے۔ پولیس کے اس تساہل اور فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نے ڈاکوؤں کی چاندی کر رکھی ہے۔ اس سے پہلے بھی کئی بار ایسا ہو چکا ہے کہ ڈاکوؤں نے شاہراہ بلاک کر کے من مانی کی۔ کئی ایک وارداتوں کے وقت پولیس بھی جائے واردات کے قریب ہی تھی لیکن ڈاکوؤں کو پکڑے جانے کا خوف دامن گیر ہو تو وہ وارداتیں کیوں کریں۔ تسلسل کے ساتھ شاہراہوں پر ڈکیتیوں کا نوٹس آخر کیوں نہیں لیا گیا۔ اگر اعلیٰ حکام نے فی الواقع اس کا نوٹس لیا ہے تو موجودہ صورتحال کے جاری رہنے کی آخر وجہ کیا ہے۔ نگرانی کے نظام میں جو سقم موجود ہے اسے دور کرنا کس کی ذمہ داری ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں پولیس نے اس صورتحال کو قبول کر کے مسافروں کو لٹیروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے صوبائی پولیس کے اعلیٰ احکام سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے محکمہ کی اسی گرتی ہوئی کارکردگی کو سنبھالا دینے اور شہریوں میں احساس تحفظ پیدا کرنے کا عملی مظاہرہ بھی کریں گے۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۹ جون ۱۹۹۱ء)

یاد رفتگاں ——— محمد اسحٰق

کامران اسحٰق

میرا پیارا بیٹا کامران اسحاق جو اب اس دنیا میں نہیں ہے سوچتا ہوں کہ اس کے بارے میں کیا لکھوں۔ اٹھارہ سال اس دنیا میں رہنے کے بعد ۱۶ مارچ ۱۹۹۱ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ اس کے کام آج دیکھ کر یقین نہیں آتا کہ کامران ہم سے جدا ہو گیا ہے۔

عرصہ ۹ سال سے نہ چل پھر سکنے کے باوجود اپنے سارے کام خود کرتا۔ کبھی اس کو یہ بات محسوس نہیں ہوئی کہ میں چلنے کے قابل نہیں رہا۔ کسی آدمی کو کسی بھی تکلیف میں دیکھتا تو کوشش کرتا کہ اس آدمی کی ہر طرح سے مدد کی جائے۔ سلسلے کی کتب کے پڑھنے کا بہت شوق رکھتا تھا۔ جب تک تمام اخبار کو پوری طرح سے پڑھ نہ لیتا۔ چین سے نہ بیٹھتا تھا۔ اگر کسی دن نئے دن کا اخبار نہ ملتا تو سخت پریشان ہو جاتا۔ اور کہتا کہ پتہ نہیں ڈاک والوں نے الفضل کو کہیں ضائع نہ کر دیا ہو۔ حضور سے ملاقات کرنے کا انتہائی شوق رکھتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ جب بھی حضرت صاحب واپس تشریف لائیں گے تو ضرور ملاقات کرنے جاؤں گا۔ اکثر بزرگ دوستوں سے حضور کی واپسی کے متعلق دعائیں بھی کرواتا اور خود بھی دعائیں کرتا رہتا تھا۔

حضور کی ہر تقریر کی کیسٹ خطبہ جمعہ کی جو بھی میسر آتی بڑے غور سے سنتا۔ صبح کے وقت گھر کے تمام افراد کو "نماز نیند سے بہتر ہے" کی صدا لگاتا۔ سب کو نماز کی تلقین کرتا۔ اکثر شام کو جب سب بچے اُس کے پاس آتے تو معلوم کرتا کہ کس بچے نے کونسی نماز نہیں پڑھی۔ پھر اُن کو کہتا کہ کمال ہے کہ آپ کو نماز کے لئے وقت نہیں ملتا ہے۔ جماعتی چندہ جات بھی فوراً دیتا اکثر کہتا کہ رسید مجھے لا کر دیں تاکہ مجھے پتہ چل جائے کہ میرا چندہ ربوہ چلا گیا ہے یا نہیں۔ خاندان کے تمام افراد بہت ہی پیار کرتے تھے۔ ہمارے گھر میں اُس کی وفات سے جو گہرا خلا پیدا ہوا ہے اُس کا بڑی شدت سے احساس ہے۔ اخبار الفضل کے تمام قارئین سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ خداوند کریم میرے پیارے بیٹے کامران اسحاق کو جنت میں جگہ دے۔ اور اُس کے درجات بلند فرمائے اور ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور دوسرے بیٹے کو کامل صحت عطا فرمائے۔

اعلانات دارالقضاء

(دلدار احمد صاحب ہاشمی وغیرہ بابت ترکہ مختار احمد صاحب ہاشمی)

○ مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف کی امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ ع ۲۲۶۹ میں جمع شدہ رقم مبلغ ۳۱۹۵/۸۴ روپے اور امانت تحریک جدید نمبر ۳/۶۹ میں جمع شدہ ۵/۔ روپے نیز مکان ع ۱ - الف محلہ دارالعلوم غربی ربوہ موصوف کے چھوٹے بیٹے مکرم اقتدار احمد صاحب اسد ہاشمی حال مقیم اسلام آباد کے نام منتقل کر دیا جائے لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(قاضی عبدالرشید صاحب وغیرہ بابت ترکہ قاضی عبدالحمید اسلم صاحب)

○ مکرم قاضی عبدالحمید اسلم صاحب آف ساہیوال کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف کی امانت ذاتی تحریک جدید نمبر ۲/۷۷ میں جمع شدہ رقم ۱۸۶۹/۱۲ روپے ان کو ادا کی جائے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(محمد اکبر خان صاحب وغیرہ بابت ترکہ محمد رشید خان صاحب)

○ ورثاء مکرم محمد رشید خان صاحب ولد مولوی نذیر احمد خان صاحب ساکنان رحمانیہ منزل۔ عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف کا قطعہ ع ۳۳/۱۹ دارالنصر شرقی ربوہ ان کے بیٹے مکرم محمد اکبر خان صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(رضیہ خانم صاحبہ بابت ترکہ ملک محمد یعقوب صاحب)

○ ورثاء مکرم ملک محمد یعقوب صاحب ولد ملک فیروز علی صاحب ساکنہ کوچہ احمدیہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ (حال مقیم جرمنی) نے درخواست دی ہے کہ موصوف کا مکان ع ۴/۲۱-B محلہ دارالرحمت شرقی اُن کی بیوہ رضیہ خانم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت:۔ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب کارکن خدام الاحمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۱ر جون ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام کامران احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری فضل احمد صاحب سابق کارکن نظارت علیاء کا پوتا اور شیخ عبدالسلام صاحب دارالرحمت غربی کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور صحت کے لئے دعا کریں۔

اعلانِ نکاح

○ مکرم رحیم الافضل صاحب مربی سلسلہ عالیہ مرالہ (گجرات) ابن مکرم محمد شریف صاحب آف میرا بھڑکے (آزاد کشمیر) کا نکاح ہمراہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب آف ربوہ کے ساتھ مکرم سیّد احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت بلال ربوہ میں مورخہ ۲۷ر جون ۹۱ء کو بعد از نمازِ عصر پڑھا۔

احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب آف گرمولہ ورکاں ۱۸ر جون ۱۹۹۱ء کو ۸۳ سال کی عمر میں سی ایم ایچ مظفر آباد آزاد کشمیر میں وفات پا گئے۔ میت ربوہ لائی گئی۔ ۱۹ر جون کو نمازِ جنازہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد نماز فجر بیت المبارک میں پڑھائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ محترمہ راشدہ ظفر صاحبہ مورخہ ۲۱ر جون ۹۱ء کو آبرن (امریکہ) سے نیویارک جاتے ہوئے سڑک کے ایک حادثہ میں وفات پا گئیں۔ آپ ڈاکٹر محمد ظفر اقبال صاحب وینس حال آبرن (امریکہ) کی اہلیہ اور سابق مربی انچارج امریکہ مکرم شریف احمد صاحب باجوہ کی بیٹی تھیں۔ موصوفہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

○ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ملہی آف فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۲۳ر جون ۹۱ء بروز اتوار بعمر ۸۱ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ ۲۴ر جون ۹۱ء کو صبح نو بجے دارالضیافت میں آپ کی نماز جنازہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب سابق مربی انچارج لائبیریا نے دعا کرائی۔

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلانات دارالقضاء

(سمیع اللہ بٹ صاحب بابت ترکہ رحمت اللہ بٹ)

○ مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سمیع اللہ بٹ صاحب سکنہ فلیٹ ۱۲/ع پلاٹ ۲-۸-۴۶ محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی نے درخواست دی ہے کہ انکے والد مکرم رحمت اللہ بٹ صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا اُن کا پلاٹ ۲۰/۴ع دارالصدر ربوہ ان کے سب ورثاء کی خواہش کے مطابق ان کی بیوہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(محمد الیاس صاحب وغیرہ بابت ترکہ مستری محمد یوسف صاحب)

○ ورثاء مکرم مستری محمد یوسف صاحب آف محلہ دارالنصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف کا مکان ۲/۱۶ع محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ان کے دو بیٹوں مکرم محمد الیاس صاحب اور مکرم محمد ادریس صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(سعید الدین صاحب بابت ترکہ چوہدری ناصر الدین صاحب)

○ ورثاء مکرم ناصر الدین صاحب ولد چوہدری الیاس الدین صاحب سابق آڈیٹر مختار خاص تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف کا مکان ۹/۴۹ دارالرحمت شرقی ربوہ ان کے بیٹے مکرم رشید الدین صاحب کے نام منتقل کیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(امۃ الرحمٰن صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ میاں عبدالرحیم صاحب)

○ ورثاء مکرم میاں عبدالرحیم صاحب ولد میاں امام الدین صاحب ساکنان ۵/۸ع دارالعلوم غربی (حلقہ خلیل) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف کا مکان ۵/۸ع دارالعلوم غربی ربوہ انکے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے:۔

۱:۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (بیوہ)
۲:۔ مکرم عبدالرشید صاحب ارشد (پسر)
۳:۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (دختر)
۴:۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (")
۵:۔ " صادقہ بیگم صاحبہ (")
۶:۔ مکرم عبدالحمید صاحب (پسر)
۷ " منصور احمد صاحب ناصر (")
۸ " نعیم احمد صاحب (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(مسعود احمد صاحب بابت ترکہ سعید احمد صاحب)

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب مہار (بی۔اے۔آنرز) (مالک پلاٹ ۱۱/۲ع دارالبرکات ربوہ) کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف کا مذکورہ پلاٹ ان کے بیٹے مکرم حمید احمد صاحب مہار کے نام منتقل کیا جائے۔

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پلاٹ کے انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سائیکل سفر

○ لاہور کے خدام نے ۷ر جون ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک لاہور سے شیخوپورہ تک کا سائیکل سفر کیا۔ اس پروگرام میں ۴۰ خدام نے شرکت فرمائی۔ لاہور سے شیخوپورہ کا کل فاصلہ ۴۵ کلومیٹر ہے۔ خدام نے ہرن مینار پارک کی سیر کی اور وہیں نماز جمعہ بھی ادا کی جس میں مقامی احباب جماعت بھی شامل ہوئے۔

(ناظم صحت جسمانی ضلع لاہور)

بقیہ: صد ۳ سے آگے

کو لائی مارائی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے کیونکہ اس کیفیت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور گمان اور وہم سے باہر ہے اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے جو انسانِ کامل ہے جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہو گیا اور دائرہ استعداداتِ بشریہ کا کمال کو پہنچا ہے اور درحقیقت پیدائش الٰہی کے خط ممتد کی اعلیٰ طرف کا آخری نقطہ ہے جو ارتفاع کے تمام مراتب کا انتہا ہے حکمت الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں **محمد** ہے صلی اللہ علیہ وسلم جس کے معنے یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنے کمالاتِ تامہ کا مظہر۔ سو جیسا کہ فطرت کی رو سے اس نبی کا اعلیٰ اور ارفع مقام تھا ایسا ہی خارجی طور پر بھی اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا اور اعلیٰ و ارفع مقام محبت کا ملا۔

(توضیح مرام)

شایانِ شان کلام

فرمایا:

"غرض وحی الٰہی ایک آئینہ ہے جس میں خدائے تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کا چہرہ حسب صفائی باطن نبی منزل علیہ کے نظر آتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفا تھے اس لئے خدائے جل شانہ نے اُن کو عطرِ کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اُسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو سو یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسے برہانِ عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی۔ جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفا آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارجِ عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے"

(سرمہ چشم آریہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔" (حضرت فضل عمر)

تحریک جدید کے سال کو شروع ہوئے آٹھ ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے جو احباب اب تک اپنے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی نہیں کر سکے وہ جلد ادائیگی فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ: صا سے آگے

(بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ان باریک راہوں کو خوب کھول کر ہمارے سامنے روشن کر دیا ہے۔ پس یہ لقاء ہے جس کا ہمیں طالب ہونا چاہئیے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۹۰ء)

بے اولاد۔ نرینہ اولاد سے محروم حضرات کیلئے **تحفہ**۔ موثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں۔

اوقات کار: شام ۳:۳۰ تا ۸:۳۰

تعطیل: اتوار

عزیز ہومیوپیتھک سٹور

یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی۔ ربوہ فون ۴۱۴

خوشخبری **لندن کا سفر**

فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمن صاحب سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۶، ۷ ہوٹل مڈ ایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳ ۔ فون: ۵۱۵۱۶۱ ۔ ۵۱۵۲۰۹ ۔ ۵۲۱۳۷۷ ۔ ۵۲۹۶۲۴

IATA GOVT. LICENCE NO. 1329

گائے بھینس، گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ چیچک وغیرہ کے لئے کیور یٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر **مفت** حاصل کریں۔

ویٹرنری ڈاکٹرز **فری لٹریچر و سیمپلز** براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ **کراچی**: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روٹ نمبر ۵ لانڈھی۔ **فیصل آباد**: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ **راولپنڈی**: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار **ملتان**: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

لاہور **ربوہ کراچی** فون ۶۰۶ ۶۰۷

ملکی خبریں

○ لاہور میں تیسرے دن بھی سانحہ اسلام پورہ کے احتجاج میں مکمل ہڑتال رہی شہر خالی مکان کی طرح سنسان رہا۔ تاجروں نے اعلان کیا ہے کہ جب تک ۱۳ افراد کے قاتل گرفتار نہیں ہوتے تجارتی اور کاروباری مراکز بند رہیں گے۔

○ سانحہ اسلام پورہ کے بعد اسی قسم کا سانحہ شیخوپورہ میں پیش آیا جبکہ دن دہاڑے ایک خاندان کے ۶ افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ ان پر بھی چھریوں کے وار کئے گئے ہیں۔ اس حادثہ کا انداز بھی اسلام پورہ جیسے واقعہ کا سا ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں دو بچے، ایک مرد اور تین عورتیں شامل ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ علیحدگی پسند لیڈر جی ایم سید نے ڈاکوؤں کی قیادت سنبھال لی ہے اور اغوا برائے تاوان کی حمایت کرتے ہوئے اسے "آزادی" کے لئے اپنی کوششوں کا آغاز قرار دیا ہے۔

○ پی ڈی اے کے لیڈر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ حکمران جرائم کو فروغ دے رہے ہیں۔ فوج فی الحال اس میں شریک نہیں۔

○ آزاد کشمیر کے انتخابات میں نتائج کے مطابق مسلم کانفرنس نے قطعی اکثریت حاصل کر لی ہے۔

○ صوبہ سرحد اسمبلی میں حکومت سے ناراض گروپ نے حکومت تبدیل کرنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ اس ضمن میں پی ڈی اے نے بھی سابق گورنر جنرل فضل حق کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں سے مقابلے کے لئے جانے والی پولیس ۳ اغوا شدہ افراد کی لاشیں لے کر واپس آ گئی۔

○ جیکب آباد کے ضمنی انتخاب میں جام صادق حکومت کا حامی آزاد امیدوار انتخاب جیت گیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے انتخابات میں شدید خونریزی ہوئی۔ ۶ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ملک میں مارشل لاء لگ سکتا ہے۔

○ ذمہ دار ذرائع کے مطابق اسرائیلی اور بھارتی کمانڈوز بدامنی پیدا کرنے کے لئے پاکستان میں داخل ہو گئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ یوگوسلاویہ کی دو باغی ریاستوں سلووینیا اور کروشیا نے اعلان آزادی کو ملتوی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ فائر بندی کے باوجود جھڑپیں جاری ہیں۔ سلووینیا کی طرف سے یوگوسلاویہ کے ۹۵ فوجی گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

○ برطانیہ کے اخبار ٹائمز نے مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں اسرائیلیوں کے درمیان جھڑپ کی خبریں نمایاں طور پر شائع کی ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ سیاحوں کے روپ میں اسرائیلی کمانڈوز پوری طرح مسلح تھے ان کے ساتھ تصادم میں پہلی بار حریت پسندوں کو مد مقابل کا سامنا کرنا پڑا۔

○ امریکی محکمہ دفاع نے امریکی فضائیہ کو عراق کی خفیہ ایٹمی تنصیبات تباہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ عراق نے اپنے کیمیاوی اور جوہری ہتھیار بنانے کا مواد خفیہ مقامات پر منتقل کر دیا ہے۔

○ جرمنی میں اتحاد کے بعد صحافت زوال پذیر ہو رہی ہے۔ ہر ہفتے ایک اخبار بند ہو جاتا ہے۔ عریاں تصاویر کی اشاعت کا رجحان ترقی کر رہا ہے۔

○ سری نگر میں پاکستان کے خلاف نعرے لگانے والے کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ ملائیشیا نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ویٹو کا غیر جمہوری نظام ختم کیا جائے۔

○ صدر صدام حسین نے شیعہ باغیوں کو معافی دینے کی پیشکش کی ہے۔ عراقی صدر نے شیعہ علاقے کا دورہ کیا اور حضرت امام حسینؓ اور حضرت عباسؓ کے مزار پر حاضری دی۔

○ کشمیری حریت پسندوں کے ہاتھوں اغوا ہونے والے اسرائیلی نے ایک خط لکھا ہے کہ کشمیری دہشت گرد نہیں بلکہ فرشتے ہیں اور ان کا میرے ساتھ سلوک نہایت مصالحانہ ہے۔